2

کھاتہ داری کی نظری بنیاد
(Theory Base of Accounting)

جیسا کہ ہم گذشتہ باب میں پڑھ چکے ہیں کہ کھاتہ داری کا مطلب مالی سودوں اور واقعات کا ریکارڈ رکھنا، ان کی درجہ بندی اور تلخیص کرنا اور ان کے نتائج کا تجزیہ کرنا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ کسی فرم سے کسی بھی طرح کی وابستگی رکھتے ہیں اور اس سے استفادہ کرتے ہیں ان کو اہم فیصلے لینے میں مدد دینے کے لیے فرم کی مالی کارگزاریوں کے بارے میں صحیح اطلاعات فراہم کرے۔ یہ لوگ مثال کے طور پر مالک، منیجر، کارکن، سرمایہ کار، قرض خواہ، سپلایر اور ٹیکس آفیسر وغیرہ ہو سکتے ہیں مثلاً ایک سرمایہ کار یہ جاننا چاہتا ہے کہ فرم نے ایک مدت معینہ میں کتنا منافع کمایا یا اس کو کتنا نقصان ہوا۔ وہ اس طرح فرم کی کارگزاری کا موازنہ اس جیسی دوسری فرموں کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں۔ قرض خواہ مثلاً بینکر وغیرہ بھی فرم کی قرض کی ادائیگی کی صلاحیت کو جاننے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ایسے میں تمام لوگوں کو مناسب، قابلِ مفید اور قابلِ اعتماد معلومات کے لیے کھاتہ داری کی ضرورت ہوتی ہے۔

فرم سے استفادہ کرنے والے یا فرم سے وابستہ لوگ چاہے وہ فرم کے اندر ہوں یا فرم سے باہر سبھی کو ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ ان کو کھاتہ داری سے متعلق جو اطلاعات فراہم ہوں وہ قابل اعتماد بھی ہوں اور قابل موازنہ بھی تا کہ وہ ''فرموں کے درمیان'' (Inter-firm) ''بین مدتی'' (Inter-period) موازنے کر سکیں۔ فرموں کے درمیان موازنہ کا مطلب یہ دیکھنا ہے کہ ایک فرم نے دوسری فرموں کے مقابلہ میں کیسی کارکردگی دکھائی ہے۔ کھاتہ داری مدتوں کے درمیان موازنہ کا مطلب ہے کہ گذشتہ سالوں کے مقابلہ میں فرم نے کیسی کارکردگی کی ہے۔

سیکھنے کے مقاصد

اس باب کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہوں گے کہ

- کھاتہ داری کی نظری بنیاد کی ضرورت کی نشاندھی کر سکیں؛
- کھاتہ داری کے عموماً تسلیم شدہ اصولوں (GAAP) کی نوعیت کی وضاحت کر سکیں؛
- کھاتہ داری کے بنیادی نظریات کے معانی اور مقاصد کی تشریح کر سکیں؛
- ہندوستان کے انسٹیٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹینٹس کے ذریعہ جاری کیے گئے کھاتہ داری معیاروں کو بیان کر سکیں؛؛
- کھاتہ داری کے طریقوں کی تشریح کر سکیں؛
- کھاتہ داری کے مختلف مفروضات/بنیادوں کی تشریح کر سکیں۔

© NCERT not to be republished

یہ صرف اس وقت ممکن ہے جبکہ مالی گوشواروں کے ذریعے فراہم شدہ معلومات مستحکم کھاتہ داری پالیسیوں، اصولوں اور طریقوں پر مبنی ہو۔ اس طرح کے استحکام کی ضرورت کھاتہ داری کے پورے عمل کے دوران ہوتی ہے۔ یعنی ان تمام وقائع اور لین دین کے معاملات کی نشاندہی جن کا اندراج کھاتوں میں کرنا ہے۔ ان کی قدر و قیمت/تعین، کھاتوں میں ان کا اندراج، ان کے نتائج کا خلاصہ اور پھر متعلقہ پارٹیوں کی رپورٹ ان سبھی امور میں استحکام کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے کھاتہ داری کی صحیح نظری بنیاد کو فروغ دینا ضروری ہو جاتا ہے۔

کھاتہ داری کی نظری اساس کچھ اصولوں، نظریات، قوانین اور رہنما ہدایات پر مبنی ہے اور عملی کھاتہ داری میں استحکام اور یکسانیت پیدا کرنے نیز اس سے استفادہ کرنے والوں کے واسطے اس کی افادیت کو بڑھانے کے لیے ان اصول و نظریات کے فروغ و ترویج میں بڑا وقت لگا ہے۔ اس کے علاوہ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹینٹس آف انڈیا (آئی سی اے آئی) نے جو کہ ملک میں کھاتہ داری پالیسیوں کو معیاری بنانے کے لیے ایک ضابطہ ساز ادارہ ہے، کھاتہ داری معیارات جاری کیے ہیں جن سے توقع کی جاتی ہے کہ یہ کھاتہ داری عمل میں یکسانیت لائے گے اور کھاتہ داری کاموں میں استحکام لانے کی غرض سے ان کو دھیان میں رکھا جائے گا۔ ان کا ذکر آنے والے حصّوں میں کیا گیا ہے۔

2.1 عموماً تسلیم شدہ اصول کھاتہ داری

(Generally Accepted Accounting Principles, GAAP)

کھاتہ داری ریکارڈوں میں یکسانیت اور استحکام کو بنائے رکھنے کے لیے چند اصولوں یا قوانین کو فروغ دیا گیا ہے جو کہ کھاتہ داری کے پیشہ سے وابستہ لوگوں کے ذریعہ عموماً تسلیم کیے جاتے ہیں۔ ان قوانین کو مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے جیسے اصول (Principles)، نظریات (Concepts)، مفروضات (Postulates) اور ترمیمی اصول۔

اے آئی سی پی اے، نے لفظ اصول کی تعریف اس طرح کی ہے: "A general law or rule adopted or professed as a guide to action, a settled ground or basis of conduct or practice"

یعنی ''ایک عمومی قانون یا ضابطہ جس کو رہنمائے عمل کے طور پر اختیار کر لیا گیا ہو یا بطور پیشے کے اپنا لیا گیا، طریقۂ کار یا پریکٹس کی ایک تسلیم شدہ بنیاد یا اساس'' اس تعریف میں لفظ 'جنرل' (General) کا مطلب ہے عام طور پر یعنی اس میں بہت سے لوگ، بہت سے قصنیے اور بہت سے مواقع شامل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح عموماً تسلیم شدہ کھاتہ داری اصول سے مراد'' کاروباری سودوں کے اندراج اور ان کی رپورٹنگ کرنے کے لیے اپنائے جانے والے قوانین سے ہے تا کہ مالی گوشواروں کی تیاری اور اظہار میں یکسانیت پیدا کی جا سکے۔ مثال کے طور پر ایک اہم قانون تمام سودوں کا تاریخی لاگت کی بنیاد پر اندراج کرنا ہے جو کہ ادا کی گئی رقم کے لیے کیش رسید جیسی دستاویزات سے قابل تصدیق ہوتی ہے۔ اس سے اندراج کے عمل میں غیر جانبداری پیدا ہوتی ہے اور کھاتہ داری گوشوارے مختلف استعمال کرنے والوں کے لیے زیادہ قابل قبول بن جاتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

''عموماً تسلیم شدہ کھاتہ داری'' اصولوں کی نشو ونما ایک طویل عرصہ کے دوران ہوئی ہے۔ اس ترقی اور نشو ونما کی بنیاد مختلف افراد اور پیشہ ورادادوں کے ماضی کے تجربات، استعمال، رواج اور گوشوارے نیز سرکاری ایجنسیوں کے قوانین وضوابط رہے ہیں۔ کھاتہ داری کے پیشے سے جڑے لوگ عام طور پر ان اصولوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ بہرحال کھاتہ داری کے اصول نوعیت کے اعتبار سے جامد نہیں ہیں۔ اس سے استفادہ کرنے والوں کی ضرورتیں، قانونی، سماجی اور معاشی ماحول میں ہونے والی تبدیلیاں اس کو مسلسل متاثر کرتی رہتی ہیں۔ ان اصولوں کو نظریات (Concepts) اور دستور (Conventions) بھی کہا جاتا ہے۔ نظریے کی اصطلاح سے مراد وہ ضروری مفروضات اور خیالات ہیں جو کہ کھاتہ داری کام کے لیے بنیادی ہوتے ہیں اور دستور سے مراد وہ رسوم یا رواج ہیں جو کہ کھاتہ داری گوشواروں کی تیاری میں رہنما کی حیثیت رکھتے ہیں۔ عملی طور پر انہیں قوانین یا ہدایات کو کسی مصنف نے نظریہ کہا ہے، کسی نے اصول موضوعہ تو کسی نے دستور کہا ہے۔ اس وجہ سے بعض اوقات پڑھنے والوں کو ذہنی الجھن کا سامنا ہوتا ہے۔ ان اصطلاحات کی لفظی بحث میں پڑنے کے بجائے ان کے استعمال کے عملی پہلو پر توجہ کرنا زیادہ ضروری ہے۔ اس نقطۂ نظر سے، یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ مختلف اصطلاحات جیسے اصول، اصولِ موضوعہ، دستور، ترمیمی اصول، مفروضات وغیرہ ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ موجودہ باب میں ان کو کھاتہ داری کے بنیادی نظریات (Basic Accounting Concepts) کہا گیا ہے۔

2.2 کھاتہ داری کے بنیادی نظریات (Basic Acconting Concepts)

کھاتہ داری کے بنیادی نظریات سے مراد ان بنیادی تصورات یا بنیادی مفروضات سے ہے جو کہ مالی کھاتہ داری کے نظریے اور عمل (Practice and Theory) دونوں کی بنیاد ہیں اور جن کا دائرۂ کار کھاتہ داری سرگرمیوں کے لیے بہت وسیع ہے اور جن کے فروغ میں پیشہ کھاتہ داری نے بڑا حصہ لیا ہے۔ اہم نظریات کی فہرست ذیل میں دی گئی ہے۔

- تشخص کاروبار کا نظریہ (Business Entity Concept)
- زری اکائی کا نظریہ (Money Measurement)
- جاری ادارہ کا نظریہ (Going Concern)
- حسابی مدت (Accounting Period)
- لاگت (Cost)
- نظریۂ ثنویت (Dual Aspect or Duality)
- شناخت محاصل (Revenue Recognition)
- تقابل (Matching)
- مکمل انکشاف (Full Disclosure)
- دائمیت (Consistency)
- اعتدال پسندی (Conservatism)
- اہمیت کا اصول (Materiality)
- معروضیت (Objectivity)

© NCERT not to be republished

2.2.1 نظریۂ تشخص کاروبار (Business Entity Concept)

کاروباری تشخص کے نظریہ کے مطابق کاروبار اور اس کے مالکان کا تشخص الگ الگ ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تجارت/ کاروبار کے نقطۂ نظر سے اس مفروضہ کے تحت کاروبار اور اس کے مالکان کو دو الگ الگ وجود مانا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنے کاروبار میں بطور سرمایہ کچھ رقم لگاتا ہے تو حسابی ریکارڈوں میں اسے کاروبار کے مالک کے لیے دین داری مانا جاتا ہے۔ یہاں ایک جدا تشخص (مالک) کے ذریعہ دوسرے جدا تشخص (کاروباری اکائی) کو رقم ادا کی جاتی ہے۔ اسی طرح جب مالک اپنے ذاتی اخراجات کے لیے کاروبار سے کچھ رقم نکالتا ہے (جسے ڈرائنگ کہا جاتا ہے) تب اسے مالک کے سرمائے میں کٹوتی مانا جاتا ہے اور اسی لیے اس کو کاروبار کی دین داری میں کمی مانا جاتا ہے۔

کھاتہ داری کتابوں میں کھاتہ داری رکارڈ کاروباری اکائی کے نقطۂ نظر سے رکھے جاتے ہیں نہ کہ مالک کے نقطۂ نظر سے۔ کاروبار کے اثاثوں اور دین داریوں کا جو ریکارڈ رکھے جاتے ہیں وہ اندراج کرتے وقت مالک کے ذاتی اس لین اور دین داریوں کو مدِنظر نہیں دکھا جاتا۔ اس طرح کاروبار کی کتابوں میں مالک کے ذاتی لین دین کا اندراج نہیں کیا جاتا جب تک کہ کاروباری سرمائے کا لین دین شامل نہ ہو۔

2.2.2 زری پیمائش کا نظریہ(Money Measurement Concept)

زری پیمائش کے نظریہ کے مطابق کھاتہ داری کتابوں میں کسی ادارے میں رونما ہونے والے صرف انہی واقعات اور سودوں کا اندراج کیا جائے گا جن کا بیان زر کی اصطلاح میں کیا جاسکتا ہے جیسے اشیاء کی فروخت یا اخراجات کی ادائیگی یا آمدنی کی وصولی وغیرہ۔ ایسے تمام واقعات یا لین دین جن کا اظہار زر کی اصطلاح میں نہیں کیا جاسکتا انہیں فرم کے کھاتہ داری ریکارڈوں میں کوئی جگہ نہیں دی جاتی مثلاً منیجر کا تقرر، انسانی وسائل کی اہلیت یا فرم کے ریسرچ شعبہ کی تخلیقی صلاحیت یا لوگوں کے درمیان ادارے کی تصویر۔

زری پیمائش کے نظریے کا ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ اس کے مطابق سودوں کا اندراج زری اکائی میں رکھا جاتا ہے نہ کہ طبیعی اکائیوں میں مثلاً ایک ادارے کے پاس کسی دن دو ایکٹر زمین پر ایک فیکٹری ہے، دفتر کی عمارت میں 10 کمرے ہیں، 30 ذاتی کمپیوٹر ہیں، 30 دفتر کی کرسیاں اور میزیں ہیں، 5 لاکھ روپے کا بینک بیلنس ہے، خام مال 20 ٹن وزن کا ہے اور 100 کارٹون تیار اشیاء کے ہیں۔ یہ اثاثے مختلف اکائیوں میں بیان کیے گئے ہیں۔ اس لیے کاروبار کے کل سرمائے کے بارے میں کوئی بامعنی معلومات فراہم نہیں کر سکتے۔ اس لیے کھاتہ داری کے مقصد سے انہیں زر (Money) کی اصطلاح میں دکھایا جاتا ہے اور روپے پیسوں میں ان کا اندراج کیا جاتا ہے۔ اس صورت میں فیکٹری کی زمین کو 2 کروڑ روپے کا کہا جاسکتا ہے، دفتر کی عمارت کو 1 کروڑ روپے کا، کمپیوٹر 15 لاکھ روپے کے، دفتر کی کرسیاں اور میزیں 2 لاکھ روپے کی، خام مال 33 لاکھ روپے کا اور تیار مال 59 لاکھ روپے کا۔ اس طرح ادارے کے کل اثاثوں کی مالیت 3 کروڑ اور 59 لاکھ روپے ہوئی۔ اسی طرح تمام لین دین کا اندراج ان کے رونما ہونے کے وقت روپے پیسے میں کیا جاتا ہے۔

© NCERT not to be republished

زری اکائی کا نظریہ خامیوں سے خالی نہیں ہے۔ قیمتوں میں تبدیلی کی وجہ سے زر کی مالیت وقت کے گزرنے کے ساتھ ایک سی نہیں رہتی۔ گذشتہ دس سال کے مقابلہ میں قیمتوں میں اضافہ کے باعث آج روپے کی مالیت کافی کم ہوگئی ہے۔ اس لیے بیلنس شیٹ میں جب ہم مختلف وقتوں میں خریدے گئے مختلف اثاثوں کو جوڑتے ہیں، مثلاً 1995 میں 2 کروڑ روپے میں خریدی گئی عمارت اور 2005 میں 1 کروڑ روپے میں خریدا گیا پلانٹ، ایسی صورت میں درحقیقت ہم ایک دوسرے سے جدا مالیتوں کو جوڑ دیتے ہیں جن کو ایک دوسرے کے ساتھ نہیں ملایا جاسکتا۔ کیونکہ کھاتہ داری کی کتابوں میں زر کی مالیت میں ہونے والی تبدیلی کا اظہار نہیں ہوتا اس لیے کھاتہ داری اعداد وشمار کسی ادارے کے امور کی حقیقی اور شفاف منظرکشی نہیں کرتے۔

2.2.3 نظریۂ ادارۂ جاری (Going Concern Concept)

نظریہ ادارۂ جاری کے تحت یہ فرض کیا جاتا ہے کہ ایک کاروباری فرم لامحدود مدت تک اپنے کاموں کو جاری رکھے گی۔ اس کا مطلب ہے کہ فرم ایک خاصے طویل عرصہ تک جاری رہے گی اور مستقبل میں اس کا خاتمہ کا دیوالیہ ہو جانا محتمل الوقوع نہیں ہے۔ یہ کھاتہ داری کا ایک اہم مفروضہ ہے کیونکہ بیلنس شیٹ میں اثاثوں کی مالیت دکھانے کے لیے یہ ایک اہم بنیاد ہے۔

ایک اثاثہ کی تعریف میں کہا جاسکتا ہے کہ یہ ایک خدمات کا پلندہ (Bundle of Services) ہوتا ہے جب ہم ایک اثاثہ خریدتے ہیں مثلاً 50,000 روپے میں ایک ذاتی کمپیوٹر تو حقیقت میں ہم کمپیوٹر کی خدمات خرید رہے ہیں جو اس کی تخمینی زندگی مثلاً پانچ سال تک ہمیں حاصل رہیں گی۔ یہ مناسب نہ ہوگا کہ ہم 50,000 روپے کی رقم کو اس سال کے محاصل (Revenue) پر بار کریں جس سال میں ہم نے کمپیوٹر خریدا ہے۔ اس کے بجائے اثاثہ کا وہ حصہّ جس کی کھپت ہوئی ہے یا جس کو ایک مدت کے درمیان استعمال کیا گیا ہے اس کو ہی اس مدت کے محاصل پر بار کرنا چاہئے۔ کاروبار کے مسلسل جاری رہنے کے مفروضہ کی بنا پر ہی ہم کسی مدت کے محاصل پر اثاثہ کے اس حصّہ کو بار کرتے ہیں جو کہ اس محاصل کو کمانے میں استعمال ہوا ہے اور بقیہ رقم کو اثاثہ کی تخمینی زندگی تک لے جاتے ہیں۔ اس طرح ہم 10,000 روپے کو 5 سالوں میں ہر سال کے نفع ونقصان کھاتہ پر بار کر سکتے ہیں۔ اگر جاری ادارہ کا نظریہ نہ ہوتو تمام لاگت (موجودہ مثال میں 50,000 روپے) اسی ایک سال کے محاصل بار کرنی پڑتی جس سال اثاثہ کی خریداری کی گئی تھی۔

2.2.4 حسابی / کھاتہ داری مدت کا نظریہ (Accounting Period Concept)

حسابی مدت سے مراد اس وقفۂ مدت سے ہے جس کے اختتام پر ایک ادارے کے مالی گوشوارے تیار کیے جاتے ہیں تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ اس مدت کے دوران اس فرم نے منافع کمایا ہے یا اسے نقصان ہوا ہے اور اس مدت کے اختتام پر اس کے اثاثے اور واجبات کی حالت کیسی ہے۔ مختلف استعمال کنندگان کو مختلف مقاصد کے لیے ایسی معلومات کی ضرورت وقتاً فوقتاً پڑتی رہتی ہے۔ کوئی بھی فرم اپنے مالی نتائج کو جاننے کے لیے طویل عرصہ تک انتظار نہیں کرسکتی کیونکہ اسے معینہ وقفوں کے بعد اس معلومات

© NCERT not to be republished

کی بنیاد پر مختلف فیصلے لینے ہوتے ہیں۔ اس لیے معینہ وقفوں پر مالی گوشوارے تیار کیے جاتے ہیں عموماً یہ ایک سال کی مدت کے بعد تیار کیے جاتے ہیں تاکہ استعمال کنندگان کو بروقت معلومات فراہم کی جاسکے۔ وقت کا یہ وقفہ، حسابی مدت (Accounting Period) کہلاتا ہے۔

کمپنی قانون 1956 اور انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت آمدنی گوشواروں (Income Statements) کو سالانہ تیار کرنا چاہئے۔ البتہ کچھ صورتوں میں عبوری مالی گوشواروں کی تیاری ضروری ہوتی ہے مثلاً ایک شریک کے ریٹائیرمنٹ کے وقت، حسابی مدّت بارہ ماہ کی مدت سے مختلف ہوسکتی ہے۔ اس کے علاوہ جن کمپنیوں کے حصص اسٹاک ایکسچینج پر فہرست شدہ (Listed) ہوتے ہیں ان کے لیے سہ ماہی نتائج شائع کرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ ہر تین ماہ کی مدت کے اختتام پر مالی حالت اور منافع کمانے کی صلاحیت معلوم کی جاسکے۔

اپنی فہم کی جانچ کیجیے-I

درست جواب کا انتخاب کیجیے

1۔ ایک ادارے کی تمام زندگی کے دوران کھاتہ داری کس بنیادی کھاتہ داری نظریہ کے مطابق مالی گوشواروں کو تیار کرتی ہے:
(a) اعتدال پسندی
(b) تقابل
(c) حسابی مدت
(d) ان میں سے کوئی نہیں

2۔ جب دو مختلف اداروں کے بارے میں معلومات تیار کی جاتی ہے اور ایک جیسے طریقے سے پیش کی جاتی ہے تب معلومات کون سی خاصیت کا اظہار کرتی ہے:
(a) قابلِ تصدیق ہونا (Verifiability)
(b) موزونیت (Relevance)
(c) قابل بھروسہ ہونا (Reliability)
(d) ان میں سے کوئی نہیں (None of the Above)

3۔ اس نظریہ کو کہ کسی کاروباری ادارے کو مستقبل قریب میں بیچا یا ختم نہیں کیا جائے گا کس نام سے جانا جاتا ہے:
(a) جاری ادارہ
(b) معاشی تشخص
(c) زری اکائی
(d) ان میں سے کوئی نہیں

© NCERT not to be republished

4۔ ابتدائی خوبیاں جو کہ کھاتہ داری معلومات کو فیصلہ سازی کے لیے قابلِ استعمال بناتی ہیں:
(a) جانبداری سے پاک ہونا اور موزونیت
(b) قابلِ اعتماد اور قابلِ موازنہ ہونا
(c) استحکام اور قابل موازنہ ہونا
(d) ان میں سے کوئی نہیں۔

2.2.5 لاگت کا نظریہ (Cost Concept)

لاگت کے نظریہ کے تحت تمام اثاثوں کا کھاتہ داری کتابوں میں ان کی قیمت خرید (Purchase Price) پر اندراج کیا جاتا ہے جس میں اثاثے کو حاصل کرنے، اس کے ٹرانسپورٹ، اس کو لگوانے اور استعمال کے لیے تیار کرنے کی لاگت شامل ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر جون 2005 کو شیوا انٹر پرائیزیز نے ایک پُرانا پلانٹ 50 لاکھ روپے میں خریدا۔ شیوا انٹر پرائیزیز کپڑے دھونے کا پاوڈر بنانے کا کاروبار کرتا ہے۔ پلانٹ کو فیکٹری تک لانے میں 10,000 روپے ٹرانسپورٹ پر خرچ ہوئے اس کے علاوہ 15,000 روپے کا خرچ پلانٹ کو قابلِ استعمال بنانے کے لیے اس کی مرمت کرانے پر آیا اور 25,000 روپے اس کو لگوانے پر خرچ ہوئے۔ کھاتہ داری کتابوں میں جس مجموعی رقم پر پلانٹ کا اندراج کیا جائے گا وہ ان تمام لاگتوں کا جوڑ ہوگی یعنی 50,50,000 روپے۔

لاگت کا نظریہ نوعیت کے اعتبار سے تاریخی (Historical) ہے کیونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کی ادائیگی حصول کی تاریخ کو کی جاتی ہے اور اس میں سال بہ سال تبدیلی نہیں ہوتی۔ مثلاً اگر ایک فرم نے ایک عمارت 2.5 کروڑ روپے میں خریدی ہے تو آنے والے تمام سالوں میں قیمت خریداری ایک سی ہی رہے گی چاہے بازار میں اس کی مالیت کم یا زیادہ ہو جائے۔ تاریخی لاگت کو اپنانے سے اندراج میں معروضیت آجاتی ہے کیونکہ خریداری کے دستاویزات سے بآسانی حصول کی لاگت کی تصدیق کی جاسکتی ہے۔ اس کے برعکس بازاری مالیت قابل اعتماد نہیں ہوتی کیونکہ ایک اثاثہ کی مالیت میں وقتاً فوقتاً تبدیلی ہوسکتی ہے جس کی وجہ سے دو مختلف مدتوں کی خریداری کا موازنہ کرنا مزید مشکل ہو جاتا ہے۔

بہر حال، تاریخی لاگت کی ایک اہم خامی یہ ہے کہ یہ کاروبار کے حقیقی سرمائے کو نہیں پیش کرتی جس کی وجہ سے پوشیدہ منافعے ہوسکتے ہیں۔ قیمتوں میں اضافہ کی مدت کے دوران، بازاری قیمت یا لاگت جس پر اثاثوں کو بدلا جاسکتا ہے وہ اس لاگت سے زیادہ ہوتی ہے جس پر کہ ان کو کھاتہ داری کتابوں میں دکھایا گیا ہے اور اسی بنا پر پوشیدہ منافعے ہوتے ہیں۔

2.2.6 نظریہ ثنویت (Dual Aspect Concept)

ثنویت (Duality) کھاتہ کی اساس یا اس کا بنیادی اصول ہے جو کھاتہ داری کی کتابوں میں لین دین کے اندراج کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اس نظریے کے مطابق ہر لین دین کا دوہرا اثر ہوتا ہے اور اس لیے ہر لین دین کا دو جگہوں پر اندراج

ہونا چاہئے۔ دوسرے الفاظ میں، ایک لین دین کے اندراج میں کم از کم دو کھاتے شامل ہوں گے۔ اس کی وضاحت ایک مثال کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔ رام نے 50,00,000 روپے کے سرمائے سے کاروبار شروع کیا۔ رام کے ذریعہ لگائی گئی رقم کاروبار کے اثاثوں (نقد) میں اضافہ کرے گی اور دوسری طرف مالک کا اصل سرمایہ (Equity or Capital) بھی اس حساب سے بڑھ جائے گا۔ یہاں دیکھنے کی بات یہ ہے کہ اس لین دین کے ذریعے دو چیزیں متاثر ہوئیں نقد اور اصل سرمایہ کھاتہ۔

اس کو سمجھنے کے لیے آیئے ہم ایک اور مثال لیں۔فرض کیجیے فرم نے 10,00,000 روپے کی اشیاء نقد خریدیں۔ اس سے ایک اثاثہ (اشیاء کے اسٹاک) میں اضافہ ہوگا تو دوسری طرف ایک دیگر اثاثہ (نقد) میں کمی ہو جائے گی۔ اسی طرح، اگر فرم ریلائیبل انڈسٹریز سے 30,00,000 روپے کی مشین ادھار خریدتی ہے تو اس سے ایک طرف تو ایک اثاثہ (مشین) میں اضافہ ہوگا تو دوسری طرف ایک دین (قرض خواہ) بڑھ جائے گا۔ تمام کاروباری سودوں کے نتیجہ میں اسی طرح کا دوہرا اثر ہوتا ہے اور اسی کو اصول ثنویت (Duality Principle) بھی کہا جاتا ہے۔

اصول ثنویت کا اظہار عام طور پر بنیادی کھاتہ داری مساوات کی شکل میں کیا جاتا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

اثاثے = واجبات + اصل سرمایہ

دوسرے الفاظ میں، اس مساوات کے مطابق ایک کاروبار کے اثاثے ہمیشہ کاروبار کے مالکان اور بیرونی لوگوں کے مطالبات کے برابر ہوتے ہیں۔ مالکان کے مطالبات (Claims) کو اصل سرمایے (Capital) کی اصطلاح اور بیرونی لوگوں کے مطالبات کو واجبات (Liabilities) کی اصطلاح دی گئی ہے۔ ہر لین دین کا دوہرا اثر اس طرح رونما ہوتا ہے کہ مساوات کے دونوں اطراف کی برابری قائم رہتی ہے۔

کاروبار کی حسابی کتابوں میں تمام لین دین کے دوہرے اثر کا فوراً اندراج ہونا چاہئے۔ درحقیقت، یہ نظریہ کھاتہ داری کے دوہرے اندراج کے نظام (Double Entry System) کی اصل ہے جسے باب 3 میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

2.2.7 شناخت محاصل کا نظریہ [Revenue Recognition (Realisation) Concept]

شناخت محاصل کے نظریہ کے مطابق ایک کاروباری سودے کے محاصل کو کھاتہ داری کتابوں میں اس وقت ہی درج کرنا چاہئے جب وہ وصول ہو جائیں۔ یہاں ذہن میں دو سوال اٹھتے ہیں: پہلا تو یہ کہ محاصل (Revenue) کی اصطلاح سے کیا مراد ہے؟ دوسرا یہ کہ محاصل کب وصول ہوتے ہیں؟ آیئے پہلے اوّل کو لیں۔ (i) کسی ادارے کے ذریعہ اشیاء اور خدمات کی فروخت (ii) ادارے کے وسائل کو جب دوسرے لوگ استعمال کریں اور بدلے میں سود، ڈیویڈینڈ اور رائیلٹی ادا کریں۔ ان دونوں صورتوں میں حاصل ہونے والا کل نقد محاصل ہے۔ دوسرے، محاصل کو اس وقت وصول مانا جاتا ہے جبکہ اس کو حاصل کرنے کا قانونی حق

پیدا ہو جاتا ہے یعنی اس نقطۂ وقت پر جب اشیاء فروخت کردی گئی ہوں یا خدمات ادا کردی گئی ہوتی ہیں۔ اس طرح، ادھار فروخت کوفروخت کے دن ہی محاصل مانا جاتا ہے نہ کہ خریدار سے رقم کی وصولیابی کے وقت۔ ایسا ہی آمدنی جیسے کرایہ، کمیشن، سود وغیرہ کے ساتھ بھی ہے ان کی شناخت بھی وقت کی بنیاد پر کی جاتی ہے مثلاً اگر مارچ 2005 کے لیے کرایہ اپریل 2005 میں وصول ہو تب بھی اسے مالی سال، مارچ 2005 کے نفع ونقصان کھاتہ میں ہی درج کیا جائے گا نہ کہ شروع سال اپریل 2005 کے نفع ونقصان کھاتہ میں۔ اسی طرح اگر اپریل 2005 کے لیے سود مارچ 2005 میں پیشگی وصول ہو جائے تب بھی اسے مالی سال مارچ 2006 کے نفع ونقصان میں ہی لیا جائے گا۔

شناخت محاصل کے اس عام اصول کی چند استثنائی شکلیں بھی ہیں۔ معاہدوں کی صورت میں جیسے تعمیری کام جس کی تکمیل میں طویل وقت مثلاً 2 یا 3 سال لگ جاتے ہیں تو ایسی صورت میں محاصل کی تناسبی رقم، جو کہ مدت کے اختتام پر تکمیل شدہ معاہدے کے حصّہ پر مبنی ہوتی ہے، وصول مانی جاتی ہے۔ اسی طرح جب اشیاء ہائیر پرچیس (Hire Purchase) پر فروخت ہوتی ہیں تب قسطوں میں حاصل شدہ رقم کو وصول مانا جاتا ہے۔

2.2.8 تقابل کا نظریہ (Matching Concept)

کسی مدت کے دوران کمائے گئے منافع یا نقصان کو معلوم کرنے کے لیے اسی مدت کے دوران کمائے گئے محاصل میں سے متعلقہ اخراجات کو گھٹانا ہوتا ہے۔ تقابل کا نظریہ اسی پہلو پر زور دیتا ہے۔ اس کے مطابق ایک کھاتہ داری مدت کے دوران اٹھائے گئے اخراجات کا مقابلہ اسی مدت کے محاصل سے کرنا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان محاصل کو کمانے کے لیے کیے گئے اخراجات بھی اسی کھاتہ داری مدت سے متعلق ہونے چاہئیں۔

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ محاصل کی شناخت اس وقت کی جاتی ہے جبکہ فروخت مکمل ہو جائے یا خدمات ادا ہو جائیں نہ کہ اس وقت جب کہ نقد کی وصولیابی ہو جائے۔ اسی طرح، خرچ کی شناخت اس وقت نہیں کی جاتی جب نقد کی ادائیگی کی جاتی ہے بلکہ اس وقت کی جاتی ہے جبکہ ایک اثاثہ یا خدمت کا استعمال محاصل پیدا کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اسی طرح، غیر منقولہ (Fixed) اثاثہ کی فرسودگی جیسی لاگتوں کو اس پوری مدت پر تقسیم کیا جاتا ہے جس کے دوران اثاثہ کا استعمال کیا ہوا ہو۔

آیئے سمجھیں کہ ہم اشیاء کی لاگت کا تقابل ان کے فروخت کے محاصل سے کس طرح کرتے ہیں۔ ایک کھاتہ داری سال کے نفع یا نقصان کو معلوم کرتے وقت ہمیں اس مدت کے دوران خریدی گئی یا پیدا کی گئی ان تمام اشیاء کی لاگت کو نہیں لینا چاہیے جو کہ اس سال کے دوران فروخت کی گئی ہوں بلکہ صرف ان اشیاء کی لاگت کو لینا چاہیے جو اس سال فروخت کی گئیں ہیں۔ اس مقصد کے لیے غیر فروخت شدہ اشیاء کو خریدی گئی یا پیدا کی گئی اشیاء کی لاگت میں سے نفی کر دینا چاہیے۔ آپ اس پہلو کے بارے میں مالی گوشواروں کے باب میں تفصیل سے پڑھیں گے۔

© NCERT not to be republished

اس طرح، نظریۂ تقابل کے تحت ایک مالی سال کا نفع ونقصان معلوم کرتے وقت اس سال کے دوران کمائے گئے تمام محاصل کو مدنظر رکھنا چاہیے چاہے وہ وصول ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں اور ایسے ہی لگائی گئی تمام لاگتوں کو چاہے وہ ادا کی گئی ہوں یا نہ کی گئی ہوں مدِنظر رکھنا چاہیے۔

2.2.9 مکمل انکشاف کا نظریہ (Full Disclosure Concept)

مالی گوشواروں کے ذریعہ فراہم کی جانے والی معلومات کا استعمال لوگوں کے مختلف گروپ جیسے سرمایہ کار، قرض خواہ اور سپلائیر وغیرہ مختلف طرح کی مالی فیصلہ سازی کرتے ہیں۔ کسی تنظیم کی کارپوریٹ شکل میں، ادارے کے مالکان اور اس کے معاملات کا انتظام کرنے والوں میں فرق ہوتا ہے۔ مالی گوشوارے، بہر حال تمام دلچسپی رکھنے والے فریقوں کو مالی معلومات کی ترسیل کا واحد یا بنیادی ذریعہ ہوتے ہیں۔ اس لیے یہ اور زیادہ اہم ہو جاتا ہے کہ مالی گوشوارے اس تمام معلومات کا مکمل، شفاف اور مناسب انکشاف کریں جو کہ مالیاتی فیصلہ سازی کے لیے موزوں ہوں۔

مکمل انکشاف کے اصول کے تحت مالی گوشواروں اور ان کے ذیلی حواشی (Footnotes) میں ایک ادارے کی مالی کارگزاری سے متعلق تمام موزوں اور مادی حقائق کا مکمل انکشاف کیا جانا چاہیے۔ اس سے استعمال کنندگان ادارے کی مالی صحت اور منافع کمانے کی صلاحیت کی درست تشخیص کرنے میں اور معلومات پر مبنی فیصلہ سازی کرنے میں مدد ملتی ہے۔

مالی کھاتہ داری معلومات کے مناسب انکشاف کو یقینی بنانے کے لیے، ہندوستانی کمپنی قانون 1956 نے کمپنی کے مالی نفع و نقصان کھاتہ نیز کمپنی کی بیلنس شیٹ کی تیاری کے لیے ایک فارمیٹ تیار کیا ہے جس کو ان گوشواروں کی تیاری کے لیے مدِنظر رکھنا لازمی ہے۔

ضابطہ ساز (Regulatory) ادارے جیسے سیبی (SEBI) بھی کمپنیوں کے ذریعے مکمل انکشاف کو لازمی قرار دیتے ہیں تاکہ کمپنی کے معاملات اور منافع کمانے کی صلاحیت کی حقیقی اور واضح تصویر سامنے آئے۔

2.2.10 دائمیت کا نظریہ (Consistency Concept)

مالی گوشواروں کے ذریعہ فراہم کردہ کھاتہ داری معلومات کسی ادارے کی کارگزاری کے سلسلے میں نتائج اخذ کرنے کے لیے اسی وقت قابلِ استعمال ہوتی ہیں جب کہ یہ نہ صرف مختلف مدتوں میں ادارے کی کارگزاری کا موازنہ ایک دوسرے سے کریں بلکہ دوسرے اداروں کی کارگزاری کا موازنہ بھی اس ادارے کی کارگزاری سے کریں۔ اس طرح، فرموں کے درمیان اور مختلف وقتی مدتوں کے درمیان موازنہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسا اسی وقت ممکن ہے جبکہ فرم کے ذریعے اپنائی جانے والی کھاتہ داری پالیسیاں اور کام تمام وقتی مدتوں میں یکساں اور دائم ہوں۔

مثال کے طور پر ایک سرمایہ کار کسی ادارے کی رواں سال کی کارکردگی کا گذشتہ سال کی کارکردگی سے موازنہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ اس سال کے خالص منافع کا موازنہ گذشتہ سال کے خالص منافع سے کر تو سکتا ہے لیکن اگر فرسودگی سے متعلق کھاتہ داری پالیسیاں دونوں سالوں میں مختلف رہی ہوں تب منافع کی رقوم قابلِ موازنہ نہ ہوں گی۔ کیونکہ اسٹاک کی مالیت کے لیے گذشتہ دو سالوں میں اپنایا گیا طریقہ غیر مستحکم/ غیر دائمی (Inconsistant) تھا۔ اسی لیے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ مالی گوشواروں کی تیاری میں دائمیت (Consistency) کے نظریہ کو اپنایا جائے تا کہ دو مختلف کھاتہ داری مدتوں کے نتائج قابلِ موازنہ ہوں۔ دائمیت، ذاتی جانبداری کا خاتمہ کرتی ہے اور قابلِ موازنہ نتائج کے حصول میں مدد کرتی ہے۔

مالی گوشواروں کی تیاری میں اگر ایک ہی طرح کے کھاتہ داری طریقوں اور پالیسیوں کو اپنایا جاتا ہے تو ایسی صورت میں دو اداروں کے مالی نتائج کے درمیان موازنہ بھی بامعنی ہو جاتا ہے۔

بہر حال، دائمیت کھاتہ داری پالیسیوں میں تبدیلی کرنے پر روک نہیں لگاتی۔ مالی گوشواروں میں ان ضروری تبدیلیوں کا انکشاف کر کے کاروبار کے مالی نتائج پر ان کے ممکن اثرات کا اظہار کر کے کیا جاتا ہے۔

2.2.11 اعتدال پسندی کا نظریہ (Conservatism Concept)

اعتدال پسندی (جسے احتیاط پسندی بھی کہا جاتا ہے) (Prudence) کا نظریہ کھاتہ داری کتابوں میں سودوں کا اندراج کرنے کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے یہ احتیاط سے چلنے کی پالیسی پر مبنی ہے۔ اس نظریے کے مطابق آمدنی کو معلوم کرنے کے لیے خردمندانہ طریقہ کو اپنانا چاہئے تا کہ ادارے کا منافع زیادہ نہ بیان کیا جائے۔ اگر نکالے گئے منافع حقیقی منافعوں سے زیادہ ہوتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں ممکن ہے اصل سرمائے سے ڈیویڈینڈ کی تقسیم کرنی پڑے جو کہ درست نہیں ہے کیونکہ اس سے ادارے کے اصل سرمائے میں کمی ہو جائے گی۔

اعتدال پسندی کے نظریہ کے تحت منافعوں کا اندراج اس وقت تک نہیں کرنا چاہئے جب تک کہ یہ وصول نہ ہو جائیں لیکن تمام نقصانات (اگر ان کے واقع ہونے کا ذرا بھی امکان ہو) کھاتہ داری کتابوں میں درج کیے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اختتامی اسٹاک کی مالیت کو لاگت یا بازاری قیمت میں سے جو بھی کم ہوتی ہے پر لگانا، مشکوک قرضوں کے لیے بندوبست کی تشکیل کرنا، پوشیدہ اثاثے جیسے ساکھ، پیٹنٹ وغیرہ کو رائٹ آف کرنا، اعتدال پسندی کے نظریے کی چند مثالیں ہیں۔ اس طرح، اگر خریدی گئی اشیاء کی بازاری مالیت کم ہوگئی ہو تب اسٹاک کو کتابوں میں لاگت قیمت پر دکھایا جائے گا لیکن اگر بازار کی قیمت زیادہ ہوگئی ہے تو نفع کو ریکارڈ میں اس وقت تک نہیں دکھایا جائے گا جب تک کہ اسٹاک فروخت نہ ہو جائے۔ یہ نظریہ جس کے تحت نقصانات کو دکھایا جاتا ہے لیکن فائدوں کو اس وقت تک نہیں دکھایا جاتا جب تک کہ وہ حاصل نہ ہو جائیں اعتدال پسندی کا نظریہ کہلاتا ہے۔ عام طور پر اس سے اکاؤنٹینٹوں کے قنوطی رویہ کا اظہار ہو سکتا ہے لیکن یہ فرم کے اثاثوں کی ناجائز تقسیم سے قرض خواہوں کے مفادات کی حفاظت کرنے کا ایک اہم طریقہ ہے۔ بہر حال، اثاثوں کی مالیت کو

جان بوجھ کر کم جوڑنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اس کے نتیجہ میں پوشیدہ منافع ہوں گے جن کو پوشیدہ ریزرو (Secret Reserves) کہا جاتا ہے۔

2.2.12 اہمیت کا نظریہ (Materiality Concept)

اہمیت کے نظریے کے مطابق کھاتہ داری کو ماڈی حقائق پر توجہ رکھنی چاہئے۔ آمدنی کو معلوم کرتے وقت غیر ماڈی حقائق کا نہ تو اندراج کرنا چاہئے نہ اظہار کیونکہ اس سے محنت ضائع ہوتی ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ماڈی حقائق سے کیا مراد ہے؟ کسی بات کی اہمیت/ مادیت اس کی نوعیت اور اس میں شامل رقم پر منحصر ہوتی ہے۔ کسی بھی بات کو اہم/ مادی اس وقت مانا جاتا ہے جب اس کا یقین ہو کہ اس کا علم مالی گوشواروں کے استعمال کنندگان کے فیصلوں پر اثر ڈالے گا۔ مثلاً ایک تھیٹر میں نشستوں کی مزید گنجائش پیدا کرنے کے لیے خرچ کی گئی رقم ایک ماڈی حقیقت ہے کیونکہ اس کی وجہ سے ادارے کی مستقبل میں کمانے کی صلاحیت میں اضافہ ہونے جارہا ہے۔ اسی طرح، فرسودگی کے لیے اپنائے جانے والے طریقے میں تبدیلی سے متعلق معلومات یا مستقبل قریب میں پیدا ہونے والی کوئی بھی دین داری اہم معلومات ہوسکتی ہے۔ مادی حقائق کے بارے میں ایسی تمام معلومات کو مالی گوشواروں اور ان کے ذیلی حواشی میں دکھانا چاہئے تاکہ استعمال کنندگان معلومات پر مبنی فیصلے لے سکیں۔ جب شامل رقم بہت کم ہوتی ہے تو ایسی صورت میں کھاتہ داری اصولوں پر سختی سے کاربند رہنا ضروری نہیں ہوتا۔ مثلاً پینسل، ربر، پیمانے وغیرہ کے اسٹاک کو اثاثوں کے طور پر نہیں دکھایا جاتا۔ ایک کھاتہ داری مدت میں اسٹیشنری کی خریداری پر جو بھی رقم خرچ کی جاتی ہے اسے اس مدت کے دوران کیا گیا خرچ مانا جاتا ہے چاہے اس کی کھپت ہوئی ہو یا نہیں۔ خرچ کی گئی رقم کو محاصلی خرچہ (Revenue Expenditure) مانا جاتا ہے اور اسے اس سال کے نفع ونقصان کھاتہ میں دکھایا جاتا ہے جس میں خرچہ ہوا ہے۔

2.2.13 معروضیت کا نظریہ (Objectivity Concept)

معروضیت کے نظریہ کے مطابق کھاتہ داری لین دین کا اندراج معروضی طریقے سے ہونا چاہئے اسے اکاؤنٹینٹوں اور دیگر لوگوں کی جانبداری سے پاک ہونا چاہئے۔ یہ اس وقت ہی ممکن ہے جبکہ ہر لین دین قابلِ تصدیق دستاویزات یا واؤچرس (Vouchers) پر مبنی ہو۔ مثال کے طور پر مال کی خریداری کا سودا ادا کی گئی نقد رقم کی رسید (وصولیابی) پر مبنی ہوسکتا ہے جبکہ اس کی خریداری نقد کی گئی ہے۔ اسی طرح، مشین کی خریداری کے لیے ادا کی گئی رقم کی رسید مشین کی لاگت کا دستاویزی ثبوت ہے اور اس سودے کی تصدیق کے لیے ایک معروضی بنیاد بھی تاریخی لاگت کو حسابی لین دین کے ریکارڈ کو اساس کے طور پر اپنانے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس کی بدولت معروضیت کے اصول کو دھیان میں رکھنا ممکن بن جاتا ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا، کسی اثاثہ کے لیے ادا کی گئی حقیقی لاگت کی تصدیق دستاویزات سے کی جاسکتی ہے۔ لیکن اثاثے کی بازاری مالیت کو اس وقت تک معلوم کرنا نہایت مشکل ہے جب تک کہ اسے بازار میں فروخت نہ کردیا جائے۔ بازاری مالیت شخص اور جگہ دونوں کے حساب سے مختلف ہوتی ہے اور اسی لیے ایسی مالیت یا قیمت کو کھاتہ داری مقاصد کے لیے اپنانے سے معروضیت کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔

© NCERT not to be republished

اپنے فہم کی جانچ کیجیے-II

خالی جگھوں کو درست لفظ سے پُر کیجیے:

1۔ ایک ہی مدت میں متعلقہ محاصل کے ساتھ اخراجات کی شناخت کرنا__________ نظریہ کہلاتا ہے۔
2۔ وہ کھاتہ داری نظریہ جس سے مراد اثاثوں اور محاصل کی تفہیم اور زائد بیان کیے گئے واجبات، اخراجات سے پیدا ہونے والے شبہات نیز غیر یقینی حالات کو ختم کرنے والے اکاؤنٹینٹوں کی صلاحیت سے ہے__________ کہلاتا ہے۔
3۔ محاصل کو عموماً فروخت کے نقطے پر__________ نظریہ کے مطابق شناخت کیا جاتا ہے۔
4۔ __________ نظریہ کے تحت ایک حسابی مدت سے دوسری حسابی مدت میں یکساں کھاتہ داری طریقہ استعمال کیا جانا چاہئے۔
5۔ __________ نظریے کے مطابق کھاتہ داری لین دین کو اکاؤنٹینٹوں اور دیگر لوگوں کی جانب داری سے پاک ہونا چاہئے۔

2.3 کھاتہ داری کے طریقے (Systems of Accounting)

کھاتہ داری کتابوں میں سودوں کے اندراج کے طریقوں کو عموماً دو زمروں میں بانٹا جاتا ہے یہ ہیں: دوہرے اندراج کا طریقہ (Double Entry System) اور واحد اندراج کا طریقہ (Single Entry System)۔ دوہرے اندراج کا طریقہ ثنویت (Duality) کے اصول پر مبنی ہے جس کے مطابق ہر لین دین کے دو اثرات ہوتے ہیں یعنی فائدے کو وصول کرنا اور فائدے کو ادا کرنا۔ اس لیے ہر لین دین یا سودے میں دو یا زیادہ کھاتے شامل ہوتے ہیں اور لیجر (Ledger) میں مختلف جگھوں پر ان کا اندراج کیا جاتا ہے۔ بنیادی اصول یہ اپنایا گیا ہے کہ ہر ڈیبٹ کے جواب میں ایک کریڈٹ ہو۔

دوہرے اندراج کا طریقہ ایک مکمل نظام ہے کیونکہ کھاتہ داری کتابوں میں ایک سودے کے دونوں پہلوؤں کا اندراج کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ نہایت درست اور زیادہ قابلِ اعتماد ہے کیونکہ اس میں دھوکا دہی اور خورد برد کے امکانات کم ہوتے ہیں۔ ریکارڈ میں ہوئی حسابی غلطیوں کو آزمائشی میزان (Trial Balance) تیار کر کے چیک کیا جاسکتا ہے۔ دوہرے اندراج کے طریقہ کو بڑے اور چھوٹے دونوں طرح کے ادارے استعمال میں لا سکتے ہیں۔

واحد اندراج کا طریقہ مالی سودوں کے ریکارڈ رکھنے کے لیے ایک مکمل نظام نہیں ہے۔ اس میں ہر ایک لین دین کے دوہرے اثر کو ریکارڈ نہیں کیا جاتا۔ تمام کھاتوں کو بنانے کے بجائے اس طریقہ میں صرف ذاتی کھاتہ اور نقد کھاتہ کو بنایا جاتا ہے۔ درحقیقت یہ ایک نظام نہیں ہے بلکہ نظام کی کمی ہے کیونکہ سودوں کے اندراج میں یکسانیت کو قائم نہیں رکھا جاتا۔ چند سودوں کے لیے صرف ایک ہی پہلو کو ریکارڈ کیا جاتا ہے جبکہ دوسرے کے دونوں پہلوؤں کا اندراج کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ

© NCERT not to be republished

کے تحت قائم کیے جانے والے کھاتے نامکمل اور غیر منظّم ہوتے ہیں اور اسی لیے قابلِ اعتماد نہیں ہوتے۔ بہرحال، چھوٹی کاروباری فرمیں اس طریقے کو اپناتی ہیں کیونکہ یہ نہایت سادہ اور لوچ دار ہوتا ہے (آپ اس کے بارے میں اس کتاب میں آگے چل کر تفصیل سے پڑھیں گے)۔

2.4 کھاتہ داری کی بنیاد (Basis of Accounting)

لاگتوں اور محاصل کی شناخت کے وقت کے نقطۂ نظر سے، کھاتہ داری کے دو اہم طریقِ عمل (Approches) ہو سکتے ہیں:

(i) نقد بنیاد (Cash Basis) اور

(ii) اکرویل بنیاد (Accrual Basis)

نقد بنیاد کے تحت کھاتہ داری کتابوں میں اندراج نقد کی وصولیابی یا ادائیگی کے وقت کیا جاتا ہے نہ کہ اس وصولیابی یا ادائیگی کے واجب ہو جانے کے وقت۔ مثلاً اگر دسمبر 2005 کے لیے دفتر کا کرایہ جنوری 2006 میں ادا کیا جاتا ہے تب کھاتہ داری کتابوں میں اس کا اندراج صرف جنوری 2006 میں کیا جائے گا۔

اسی طرح جنوری 2006 کے مہینے میں ادھار پر اشیاء کی فروخت کا اندراج جنوری میں نہیں ہوگا بلکہ اپریل میں اس وقت ہوگا جب ادائیگی وصول ہو جائے گی۔ اس طرح یہ نظام تقابل کے اصول کے برعکس ہے جس کے مطابق ایک مدت کے محاصل کا تقابل اسی مدت کی لاگت کے ساتھ ہونا چاہئے سادہ ہونے کے باوجود یہ طریقہ زیادہ تر اداروں کے لیے غیر مناسب ہے کیونکہ ایک دی گئی مدت میں منافع کو معلوم کرنے کے لیے وصولیابیوں میں سے اس مدت میں خرچ کی گئی رقم کو گھٹاتے ہیں نہ کہ سودوں کے وقوع پذیر ہونے کو۔

اکرِویل بنیاد کے تحت، بہرحال، محاصل اور لاگتوں کی شناخت اسی مدت میں کی جاتی ہے جب کہ وہ واقع ہوتے ہیں نہ کہ جب ان کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ نقد کی ادائیگی اور نقد کے واجب الادا ہونے، اور نقد وصولیابی اور نقد کی حقِ وصولی کے درمیان تفریق کی جاتی ہے۔ اس طرح اس طریقِ عمل کے تحت ایک لین دین کے زری اثر کو اس مدت کے اندر کھاتوں میں چڑھایا جاتا ہے جس میں وہ کمائے گئے ہیں نہ کہ اس مدت میں جس میں ادارے نے ان کی ادائیگی یا وصولیابی کی ہے۔

منافع معلوم کرنے کے لیے یہ زیادہ مناسب بنیاد ہے کیونکہ اخراجات کا تقابل ان سے جڑے محاصل سے کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر لگائے گئے استعمال شدہ خام مال کا تقابل فروخت شدہ اشیاء کی لاگت سے کیا جاتا ہے۔

2.5 کھاتہ داری کے معیار (Accounting Standards)

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ کھاتہ داری کے پروفیشنل، مالی گوشواروں میں یکسانیت لانے اور انہیں قابل موازنہ بنانے کے لیے ''عموماً تسلیم شدہ کھاتہ داری اصولوں'' کو ''بنیادی کھاتہ داری نظریہ'' کی شکل میں اپناتے ہیں۔ اس کا مقصد کھاتہ داری

معلومات کے مختلف استعمال کنندگان کے لیے ان گوشواروں کی افادیت میں اضافہ کرنا ہے۔ لیکن دشواری یہ ہے کہ عموماً تسلیم شدہ اصول (GAAP) ایک ہی آئیٹم کے لیے مختلف متبادل طریقے اپنانے کی اجازت دیتا ہے۔ مثلاً انوینٹری کی لاگت معلوم کرنے کے لیے مختلف طریقوں کی اجازت ہے جو کہ مختلف ادارے انوینٹری کی لاگت کو معلوم کرنے کے لیے اپنا سکتے ہیں۔ اس سے معلومات کے بیرونی استعمال کنندہ کو پریشانی ہوسکتی ہے کیونکہ معلومات غیر دائم/ غیر مستحکم اور نا قابلِ موازنہ ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے کھاتہ داری معلومات کی ترسیل میں یکسانیت اور دائمیت لانا نہایت ضروری ہے۔

اسی وجہ سے، اپریل 1971 میں چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ آف انڈیا نے کھاتہ داری کے معیاروں کی تدوین کے لیے ایک اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈ بورڈ (اے ایس بی) قائم کیا۔ اے ایس بی (ASB) کا خاص کام ان معاملات کی نشاندہی کرنا تھا جہاں معیاروں میں یکسانیت کی ضرورت ہوتی ہے اس کا ایک اور کام حکومت، عوامی سیکٹر کے اداروں، صنعت اور دوسری تنظیموں کے ساتھ مذاکرات کے بعد معیاروں کی تدوین کرنا بھی تھا۔ اے ایس بی بین الاقوامی کھاتہ داری معیاروں پر خصوصی توجہ دیتا ہے کیونکہ ہندوستان بین الاقوامی کھاتہ طے کرنے والے ادارے کا ممبر بھی ہے۔ اے ایس بی معیاروں کا ایک مسودہ تیار کر کے آئی ایس اے آئی کی کونسل کو پیش کر دیتا ہے جسے کونسل آخری شکل دے کر مالی گوشواروں کی تیاری میں استعمال کے لیے جاری کر دیتا ہے۔ اے سی بی کھاتہ داری معیاروں کی وقتاً فوقتاً نظر ثانی بھی کرتی ہے۔

کھاتہ داری معیار کھاتہ داری معلومات کے استعمال کنندہ کو متاثر کرنے والے، مالی گوشواروں کو تیار کرنے کے لیے، یکساں کھاتہ داری قوانین اور ہدایات کے تحریری بیانات ہیں۔ بہر حال کھاتہ داری معیار ملک کے کاروباری ماحول، رواج، نافذ قوانین کے بندوبست کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

یہ انسٹی ٹیوٹ، کھاتہ داری کے پیشہ ور لوگوں کو کھاتہ داری معیار اپنانے کی ترغیب دیتا ہے تاکہ مالی گوشواروں کے اظہار میں یکسانیت کو حاصل کیا جاسکے۔ پہلے ایک معیار کی ضرورت کے بارے میں بیداری پیدا کی جاتی ہے پھر تمام کمپنیوں پر اس کی تعمیل کو لازمی کر کے اس کی تعمیل کو نافذ کرنے کے اقدام کیے جاتے ہیں۔ تعمیل نہ کرنے کی صورت میں کمپنیوں کو انحراف کا سبب بنانا ضروری ہوتا ہے اور اس تعمیل کے نہ ہونے سے پیدا ہونے والے مالی اثرات کا اظہار بھی ضروری ہوتا ہے۔

نوٹ: اس صفحہ کے بقیہ متن کے مواد کے لیے کتاب کے آخر میں دیا گیا تصحیح نامہ دیکھیے۔

کھاتہ داری معیاروں کی فہرست کو اس باب کے ضمیمہ میں دیا گیا ہے۔

© NCERT not to be republished

اس باب میں متعارف کرائی گئی کلیدی اصطلاحات

- لاگت (Cost)
- تقابل (Matching)
- اہمیت/اَماڈیت (Materiality)
- معروضیت (Objectivity)
- دائمیت (Consistency)
- ثنویت (Dual aspect)
- اعتدال پسندی [Conservatism(Prudence)]
- جاری ادارہ (Going Concern)
- قابلِ موازنہ (Comparibility)
- مکمل انکشاف (Full Discloser)
- عموماً تسلیم شدہ (Generally Accepted)
- شناخت محاصل (Revenue Realisation)
- عملی ہدایات (Operating Guidelines)
- حسابی مدت (Accounting Period)
- زری پیائش (Money Measurement)
- کھاتہ داری نظریہ (Accounting Concept)
- کھاتہ داری اصول (Principles Accounting)

خلاصہ بحوالہ سیکھنے کے مقاصد

1۔ **عموماً تسلیم شدہ کھاتہ داری اصول:** عموماً تسلیم شدہ کھاتہ داری اصولوں سے مراد کاروباری سودوں کے اندراج اور ترسیل کے لیے اپنائے جانے والے قوانین اور ہدایات سے ہے تا کہ مالی گوشواروں کی تیاری اور اظہار میں یکسانیت پیدا کی جاسکے۔ ان اصولوں کو نظریات (Concepts) اور دستور (Convention) بھی کہا جاتا ہے۔ عملی نقطۂ نظر سے مختلف اصطلاحات جیسے اصول، اصولِ موضوعہ، دستور، ترمیمی اصول، مفروضات وغیرہ کو ایک دوسرے کی جگہ استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ موجودہ باب میں ان کو کھاتہ داری کے بنیادی نظریات کہا گیا ہے۔

2۔ **کھاتہ داری کے بنیادی نظریات (Basic Concepts of Accounting):** کھاتہ داری کے بنیادی نظریات سے مراد وہ بنیادی خیالات (Ideas) یا بنیادی مفروضات (Assumptions) ہیں جو کہ مالی کھاتہ داری کاموں کی بنیاد ہیں اور یہ تمام کھاتہ داری سرگرمیوں کے لیے عملی اور نظری قوانین کی حیثیت رکھتے ہیں۔

3۔ **تشخص کاروبار کا نظریہ:** اس نظریہ کے مطابق کاروبار اور اس کے مالکان کا جُدا تشخص ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کاروبار کے نقطۂ نظر سے اس مفروضہ کے تحت کاروبار اور اس کے مالکان کو دو الگ الگ تشخص مانا جاتا ہے۔

4۔ **زری پیمائش یا زری اکائی نظریہ:** زری پیائش کے نظریہ کے مطابق کھاتہ داری کتابوں میں ادارے میں رونما ہونے والے صرف انہی واقعات اور سودوں کا اندراج کیا جائے گا جن کا بیان زر کی اصطلاح میں کیا جاسکتا ہو۔ اس کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ اس کے مطابق سودوں کا اندراج زری اکائی میں رکھا جاتا ہے نہ کہ طبیعی اکائی میں۔

© NCERT not to be republished

5۔ **جاری ادارہ** (Going Concern): جاری ادارہ نظریہ کے تحت یہ فرض کیا جاتا ہے کہ ایک کاروباری فرم لامحدود مدّت تک اپنے کاموں کو جاری رکھے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فرم ایک خاصہ طویل عرصہ تک جاری رہے گی اور مستقبل میں اس کا کا خاتمہ یا دیوالیہ ہونا محتمل الوقوع نہیں ہے۔

6۔ **حسابی مدت** (Accounting Period): حسابی مدت سے مراد اس وقفۂ مدت سے ہے جس کے اختتام پر ایک ادارے کے مالی گوشوارے تیار کیے جاتے ہیں تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ اس مدت کے دوران اس نے کیا منافع کمایا ہے یا اسے کیا نقصان ہوا ہے اور مدّت کے اختتام پر اس کے اثاثوں اور واجبات کی حالت کیسی ہے۔

7۔ **لاگت کا نظریہ**: اس نظریہ کے مطابق کھاتہ داری کتابوں میں اثاثوں کا اندراج ان کی قیمت خرید پر کیا جاتا ہے اور اس میں اثاثوں کو حاصل کرنے، ان کو لانے، لے جانے، لگوانے اور استعمال کے لیے تیار کرنے کی لاگت شامل ہوتی ہے۔

8۔ **نظریۂ ثنویت**: اس نظریہ کے مطابق ہر لین دین کا دوہرا اثر ہوتا ہے اور اس لیے ہر لین دین کا دو جگہوں پر اندراج ہونا چاہئے۔ دوہرے اندراج کے اصول کا اظہار عام طور پر بنیادی کھاتہ داری مساوات کی شکل میں کیا جاتا ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

اثاثے = واجبات + اصل سرمایہ

9۔ **ان تمام نقود** (Cash) کی وصولیابی، محاصل کے زمرے میں آتی ہے جو کوئی فرم سامان فروخت کر کے یا خدمات مہیا کرا کے حاصل کرے۔ اس کے علاوہ فرم کے وسائل دیگر لوگ استعمال کریں اور وہ بدلے میں فرم کو سود، ڈیویڈینڈ اور رائلٹی وغیرہ ادا کریں تو وہ بھی محاصل (Revenue) ہے۔ محاصل کو اس وقت وصول مانا جاتا ہے جبکہ اس کو حاصل کرنے کا قانونی حق پیدا ہو جاتا ہے۔

10۔ **تقابل کا نظریہ**: اس کے مطابق ایک کھاتہ داری مدت کے دوران اٹھائے گئے اخراجات کا مقابلہ اسی مدت کے محاصل سے کرنا چاہئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان محاصل کو کمانے کے لیے اٹھائے گئے اخراجات بھی اسی کھاتہ داری مدت سے متعلق ہونے چاہئیں۔

11۔ **مکمل انکشاف کا نظریہ**: اس نظریہ کے تحت مالی گوشواروں اور ان کے ذیلی حواشی (Footnotes) میں ایک ادارے کی مالی کارگزاری سے متعلق تمام اہم اور مادی حقائق کا مکمل انکشاف کیا جانا چاہئے۔

12۔ **دائمیت** (Consistency) **کا نظریہ**: اس نظریہ کے تحت ادارے کے ذریعہ اپنائی جانے والی کھاتہ داری پالیسیاں اور کھاتہ کاری کام تمام مدّتوں میں یکساں اور مستحکم ہونے چاہئیں تاکہ نتائج قابلِ موازنہ بن سکیں۔ نتائج کا قابلِ موازنہ ہونا ایسی صورت میں ہی ممکن ہوتا ہے جبکہ مختلف ادارے یکساں کھاتہ داری اصولوں کو موازنہ کی مدت میں اپنائیں یا پھر ایک ہی فرم مختلف مدتوں میں یکساں کھاتہ داری اصولوں کو اپنائے۔

© NCERT not to be republished

13۔ **اعتدال پسندی کا نظریہ:** اس نظریہ کے تحت کاروباری سودوں کا اندراج اس طرح کرنا چاہئے کہ منافعے زیادہ نہ بیان ہو جائیں۔ اس نظریہ کے تحت منافعوں کا اندراج اس وقت تک نہیں کرنا چاہئے جب تک کہ یہ وصول نہ ہو جائیں لیکن تمام نقصانات (یہاں تک کہ اگر ان کے واقع ہونے کا ذرا بھی امکان ہو) کھاتہ داری کتابوں میں درج کیے جاتے ہیں۔

14۔ **اہمیت / مادیت کا نظریہ:** اس نظریہ کے تحت کھاتہ داری کو مادی اور اہم حقائق پر توجہ رکھنی چاہئے اگر کسی چیز سے سرمایہ کار یا قرض خواہ کے فیصلہ پر اثر کا امکان ہوتو اسے مادّی/ اہم خیال کیا جانا چاہئے اور مالی گوشواروں میں اس کا اظہار ہونا چاہئے۔

15۔ **معروضیت:** اس نظریہ کے تحت کھاتہ داری لین دین کا اندراج معروضی طریقے سے ہونا چاہئے اور اسے اکاؤنٹینٹوں اور دیگر لوگوں کی جانبداری سے پاک ہونا چاہئے۔

16۔ **کھاتہ داری کے طریقے:** کھاتہ داری کتابوں میں سودوں کے اندراج کے طریقوں کو عموماً دو زمروں میں بانٹا جاتا ہے یہ ہیں دوہرے اندراج کا طریقہ اور واحد اندراج کا طریقہ۔ دوہرے اندراج کا طریقہ ثنویت کے اصول پر مبنی ہے جس کے مطابق ہر لین دین کے دو اثرات ہوتے ہیں جبکہ واحد اندراج کے طریقہ کو نامکمل اندراج بھی کہا جاتا ہے۔

17۔ **کھاتہ داری کی بنیاد:** کھاتہ داری کے اہم طریق عمل ہیں نقد بنیاد اور اکرویل بنیاد۔ نقد بنیاد کے تحت کھاتہ داری کتابوں میں اندراج نقد کی وصولیابی یا ادئیگی کے وقت کیا جاتا ہے جبکہ اکرویل (Accrual) بنیاد کے تحت حاصل اور لاگتوں کی شناخت ان کے واقع ہونے کے وقت کی جاتی ہے نہ کہ ان کی ادائیگی کے وقت۔

18۔ **کھاتہ داری معیار:** کھاتہ داری معیار یکساں اور مستحکم مالی گوشواروں کو تیار کرنے کے لیے کھاتہ داری قوانین اور رہنما اصولوں کے تحریری بیانات ہیں۔ یہ معیار ملک کے کاروباری ماحول، رواج اور نافذ قوانین کے نظام کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

مشقی سوالات

مختصر جوابی سوالات:

1۔ اکاؤنٹینٹوں کے لیے یہ فرض کر لینا کیوں ضروری ہے کہ کاروباری ادارہ ایک جاری ادارہ بنا رہے گا؟

2۔ محاصل کی شناخت کب کی جانی چاہئے؟ کیا عام قانون میں کچھ استثنا بھی ہیں؟

3۔ بنیادی کھاتہ داری مساوات کیا ہے؟

4۔ محاصل کی شناخت کے تحت حسابی مدت کے نفع و نقصان کو معلوم کرنے کے لیے گاہکوں کو ادھار پر بھیجی گئی اشیاء کو بھی فروخت میں شامل کیا جاتا ہے۔ ذیل میں سے کون سا کام درحقیقت اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس کو اس مدّت میں ہونے والی فروخت مانا جائے گا۔ جب اشیاء کو:

(a) روانہ کر دیا جائے (b) بیچک بنائی جائے
(c) سپرد کر دیا جائے (d) اس کے لیے ادائیگی ہو جائے

اپنے جواب کے لیے وجوہات بھی بیان کیجیے۔

5۔ مندرجہ ذیل ورک شیٹ کو مکمل کیجیے:

(i) اگر ایک فرم کو یہ یقین ہوتا ہے کہ اس کے کچھ قرض دار کوتاہی کر سکتے ہیں تو اسے کتابوں میں تمام نقصانات کے اندراج کو یقینی بنانا چاہئے۔ یہ ____________ نظریہ کی ایک مثال ہے۔

(ii) کاروبار کا اپنے مالکان سے جدا تشخص ہوتا ہے ____________ نظریہ اس کی بہترین مثال ہے۔

(iii) اگر ایک فرم خود کسی چیز کی مالک بنتی ہے تو اسے کسی دوسرے کو بھی کسی چیز کا مالک بنانا پڑتا ہے ____________ نظریہ اس واقع کو واضح کرتا ہے۔

(iv) ________ نظریہ کے مطابق اگر ایک سال فرسودگی کے لیے سیدھے خط کا طریقہ (Straight (Method Line Method) کا استعمال کیا گیا ہے تب اگلے سال میں بھی اسی طریقہ کا استعمال ہونا چاہئے۔

(v) فرم کے پاس ایسا اسٹاک بھی ہوسکتا ہے جس کی بازار میں بہت زیادہ مانگ ہو۔ اس لیے اس اسٹاک کی بازاری مالیت میں بھی اضافہ ہوسکتا ہے۔ عام کھاتہ داری کا طریقہ اس بات کو ____________ کی وجہ سے نظر انداز کر دیتا ہے۔

(vi) اگر ایک فرم کو اشیاء کا ایک آڈر وصول ہوتا ہے تب اسے ____________ کی وجہ سے فروخت کی رقم میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(vii) ایک فرم کی انتظامیہ نہایت ہی نا اہل ہے لیکن فرم کے اکاؤنٹینٹ ____________ نظریہ کی وجہ سے کھاتہ داری کتابوں کی تیاری کے وقت اسے کھاتہ میں نہیں دکھا سکتے۔

طویل جوابی سوالات

1۔ کھاتہ داری نظریوں اور کھاتہ داری معیاروں کو عموماً مالی کھاتہ داری کے نچوڑ کے حوالے سے جانا جاتا ہے، تبصرہ کیجیے۔

2۔ مالی گوشواروں کی تیاری کے لیے دائمی بنیاد اپنانا کیوں اہم ہے؟ واضح کیجیے۔

3۔ ''منافع اس وقت سمجھو جب وہ حاصل ہو جائے البتہ نقصانات کو اندراج کرلو' اس قول کی نظری بنیاد کیا ہے؟ تبصرہ کیجیے۔

4۔ تقابل کا نظریہ کیا ہے؟ ایک کاروباری ادارے کو یہ نظریہ کیوں اپنانا چاہئے؟ تبصرہ کیجیے۔

5۔ زری پیمائش کا نظریہ کیا ہے؟ وہ کون سا عامل ہے جو ایک سال کی زری مالیت کا موازنہ دوسرے سال کی زری مالیتوں سے کرنا دشوار کر دیتا ہے؟

© NCERT not to be republished

پروجیکٹ ورک

سرگرمی 1

روچیکا کے والد 'فرینڈ گفٹس' کے تنہا مالک ہیں۔ یہ ایک فرم ہے جو تحائف کے سامان کی فروخت کرتی ہے۔ مالی گوشواروں کی تیاری کے عمل میں فرم کے اکاؤنٹینٹ مسٹر گوئیل بیمار پڑ گئے اور انہیں چھٹی پر جانا پڑا۔ روچیکا کے والد کو گوشواروں کی فوری ضرورت تھی کیونکہ ان کو انہیں بینک میں جمع کرنا تھا۔ انہوں نے فرم کی توسیع کے لیے 5 لاکھ روپے کے قرض کی درخواست بینک سے کی تھی اور قرضی گوشواروں کو جمع کر کے انہیں حاصل کرنا تھا۔ روچیکا اسکول میں کھاتہ داری کا مطالعہ کر رہی تھی۔ وہ اس کام کو مکمل کرنے کے لیے رضا کارانہ طور پر رضامند ہوگئی۔ کھاتوں کی جانچ کرنے پر بینکر نے یہ پایا کہ چند سال پہلے 7 لاکھ روپے میں خریدی گئی عمارت کو کھاتے کی کتابوں میں 20 لاکھ روپے کا دکھایا گیا ہے جو کہ اس کی موجود بازاری مالیت ہے۔ اسی طرح گذشتہ سال کے مقابلہ میں، اسٹاک کی مالیت معلوم کرنے کے طریقہ میں بھی تبدیلی کی گئی تھی جس کے نتیجہ میں اشیاء کی مالیت تقریباً 15 فیصد بڑھ گئی تھی۔ اس کے علاوہ سال کے دوران ذاتی کمپیوٹر (متوقع زندگی 5 سال) پر خرچ کی گئی 70,000 روپے کی کل رقم کو رواں سال کے منافع پر ڈال دیا گیا تھا۔ بینکر نے روچیکا کے فراہم کردہ مالی اعداد وشمار پر بھروسہ نہیں کیا۔ آپ روچیکا کو بتائیے کہ اس نے مالی گوشواروں کی تیاری میں کھاتہ داری کے بنیادی نظریات کو لے کر کیا غلطیاں کی ہیں۔

سرگرمی 2

ایک گاہک نے ایک تاجر کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کیا جس نے اسے خراب معیار کی اشیاء سپلائی کی تھیں۔ معلوم یہ ہوا کہ عدالت نے گاہک کے حق میں فیصلہ دیا اور تاجر سے کہا گیا کہ وہ نقصان کی تلافی کرے۔ بہر حال، قانونی نقصان کی رقم یقین کے ساتھ معلوم نہیں ہوسکی ہے۔ کھاتہ داری سال کا اختتام بھی ہو چکا ہے اور اب نفع یا نقصان معلوم کرنے کے لیے کھاتے کتابوں کو آخری شکل دی جارہی ہے۔ تاجر کے اکاؤنٹینٹوں نے اسے مشورہ دیا ہے کہ وہ قانونی نقصانات کی ادائیگی کی وجہ سے متوقع نقصان کو حساب میں نہ رکھے کیونکہ اس کی رقم یقینی نہیں ہے اور ابھی عدالت کا آخری فیصلہ بھی نہیں ہوا ہے۔ آپ کے خیال میں کیا اکاؤنٹینٹ اپنے نظریے میں درست ہے۔

اپنی فہم کو جانچنے کے لیے جانچ فہرست

اپنی فہم کی جانچ کیجیے–I

1. (c) 2. (d) 3. (a) 4. (b)

اپنی فہم کی جانچ کیجیے – II

1۔ تقابل 2۔ اعتدال پسندی 3۔ شناخت محاصل 4۔ دائمیت 5۔ معروضیت

ضمیمہ

کھاتہ داری معیار (Accounting Standards)

آئی سی اے آئی نے مندرجہ ذیل معیار جاری کیے ہیں:

اے ایس 1 کھاتہ داری پالیسیوں کا انکشاف (Disclosure of Accounting Policies)

اے ایس 2 انوینٹریز کی مالیت کا تعین (Valuation of Inventories)

اے ایس 3 نقد بہاؤ گوشوارے (Cash Flow Statements)

اے ایس 4 بیلنس شیٹ کی تاریخ کے بعد رونما ہونے والے واقعات اور اتفاقات (Contingencies and Events Occurring after the Balance Sheet Date)

اے ایس 5 کھاتہ داری مدت کے لیے خالص نفع یا نقصان، مدت سے قبل کی اشیاء اور کھاتہ داری پالیسیوں میں تبدیلیاں (Net Profit or Loss for the Period, Prior Period items and Changes in Accounting Policies)

اے ایس 6 فرسودگی کی کھاتہ داری (Depreciation Accounting)

اے ایس 7 تعمیری معاہدے (Construction Contracts)

اے ایس 8 تحقیق وترقی کے لیے کھاتہ داری (Accounting for Research and Development)

اے ایس 9 شناخت محاصل (Revenue Recognition)

اے ایس 10 غیر منقولہ اثاثوں کے لیے کھاتہ داری (Accounting for Fixed Assets)

اے ایس 11 زرِ مبادلہ داموں میں تبدیلیوں کے اثرات (The Effects of Changes in Foreign Exchange Rates)

اے ایس 12 سرکاری امداد کے لیے کھاتہ داری (Accounting for Government Grants)

اے ایس 13 سرمایہ کاری کے لیے کھاتہ داری (Accounting for Investments)

اے ایس 14 تملغم کے لیے کھاتہ داری (Accounting for Amalgamations)

اے ایس 15 تاجر کے مالی گوشواروں میں ریٹائیرمنٹ فوائد کے لیے کھاتہ داری (موجودہ دور میں نظر ثانی کی گئی اور اس کا عنوان 'ملازمین کے فوائد' کر دیا گیا) (Accounting for Retirement Benefits in the Financial Statements of Employers, Recently Revised and Titled as 'Employee Benefits')

© NCERT not to be republished

اے ایس16 قرض لینے کی لاگتیں (Borrowing Costs)

اے ایس17 حصّہ کی رپورٹنگ (Segment Reporting)

اے ایس18 متعلقہ فریق انکشافات (Related Party Disclosures)

اے ایس19 ادھار پٹّہ (Leases)

اے ایس20 فی حصص کمائی (Earning Per Share)

اے ایس21 مجتمع مالی گوشوارے (Consolidated Financial Statements)

اے ایس22 آمدنی پر ٹیکس کے لیے کھاتہ داری (Accounting for Taxes on Income)

اے ایس23 مجتمع مالی گوشواروں سے جڑی سرمایہ کاریوں کے لیے کھاتہ داری (Accounting for Investments in Accociates in Consolidated Financial Statements)

اے ایس24 غیر مسلسل یا رکے ہوئے کام (Discontinuing Operations)

اے ایس25 عبوری مالی رپورٹنگ (Interim Financial Reporting)

اے ایس26 غیر محسوس اثاثے (Intangible Assets)

اے ایس27 مشترکہ کاروبار میں مفادات کی مالی رپورٹنگ (Financial Reporting of Interests in Join Ventures)

اے ایس28 اثاثوں کی کمزوری یا نقصان (Impairment of Assets)

اے ایس29 بندوبست، ہنگامی واجبات اور ہنگامی اثاثے (Provisions, Contingent Liabilities and Contingent Assets)

© NCERT not to be republished